

از عدالت اعظمیٰ

ریاست مدراس ودیگر

بنام

ایم/ایس ایم اے نور محمد اور کمپنی

تاریخ فیصلہ: 12 اگست 1960-

(بی پی سنہا، سی جے، جے ایل کپور، پی بی گچیندر گڈ کر، کے سو بہ راؤ اور کے این وانچو، جسٹسز) سیلز ٹیکس۔ کھالوں اور کھالوں کی فروخت۔ ایک سے زیادہ ٹیکس۔ غیر لائسنس یافتہ ڈیلروں سے چھوٹ۔ کیا سنگل پوائنٹ ٹیکس کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ متعدد ٹیکس کے لیے فراہم کردہ قوانین کی صداقت۔ مدراس جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اوور اینڈ اسسمنٹ) رولز، 16، 1939 (5)۔ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939

(9) ss، دفعات (vi)، 6A-

مدعا علیہ، جو چھڑے کا کاروبار کرنے والی ایک فرم ہے، مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 کی دفعات کے تحت لائسنس لیتا تھا، لیکن تشخیصی سال، 1952-1953 کے لیے لائسنس کی تجدید نہیں کی، اور سال کے دوران کھال پکاؤ اور کھالوں کی فروخت قیمت پر سیلز ٹیکس کا اندازہ لگایا گیا۔ اس نے اس بنیاد پر ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ کے سامنے درخواست دائر کر کے تشخیص کے حکم کے جواز کو چیلنج کیا۔ دفعہ 5 (vi) ایکٹ کے تحت کھال اور کھال کے سلسلے میں سیلز ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری صرف ایک ہی مقام پر ہو سکتی ہے، یعنی۔ رول 16 سب (5) مدراس جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اوور اینڈ اسسمنٹ) رولز، 1939، جس نے ٹیکس کے اس طریقے کے عمل کو لائسنس یافتہ ڈیلروں تک محدود کر دیا تھا، اس کی خلاف ورزی تھی۔ دفعہ 5 (vi) اور اس طرح وی ایم سید محمد ایڈ اینڈ کمپنی بنام ریاست مدراس، 1954 [ایس۔ سی۔ آر۔ 1117، اور دفعہ 6 (a) اس ڈیلر کے معاملے پر لاگو نہیں تھا جس نے لائسنس نہیں لیا تھا۔

قراردیا گیا کہ وہ دفعہ 3 مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 کے تحت، ڈیلر کے کل کاروبار پر ملٹی پوائنٹ ٹیکس کا تصور کیا گیا ہے، لیکن اس کے تحت دفعہ 5 کچھ مخصوص اشیا کی فروخت کے لین دین کے معاملے میں مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے، جس میں کچھ پابندیوں اور شرائط کے تابع سنگل پوائنٹ ٹیکس کی فراہمی ہوتی ہے جس میں لائسنس کے حوالے سے شرائط شامل ہیں، اور اگر شرائط اور پابندیوں کی تعمیل نہیں کی جاتی ہے، تو اس پر زور دیا جاتا ہے۔ دفعہ 6A

ٹیکس اس کے تحت عائد کیا جانا ہے۔ دفعہ 3 جیسے اس کی دفعہ 5 اس طرح کی فروخت پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔ اس کے مطابق، 1. مدراس جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اوور اینڈ اسسمنٹ) رولز، 1939 کا 16(5) دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

سید محمد اینڈ کمپنی بمقابلہ، ریاست آندھرا، [1956] 7 ایس ٹی سی 465 اور ریاست میسور بمقابلہ سروتولا اینڈ کمپنی، 1957 ایس ٹی سی 593، منظور شدہ۔
وی ایم سید محمد اینڈ کمپنی بمقابلہ ریاست مدراس، [1957] ایس ٹی سی آر 1117 نے وضاحت کی۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1959 کی سول اپیل نمبر 38۔

1954 کی تحریری درخواست نمبر 313 میں مدراس ہائی کورٹ کے 2 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔
آرگنٹی آیر اور ٹی ایم سین، اپیل کنندگان کے لیے۔
جواب دہندگان کی طرف سے ہندوستان کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفٹری اور ایس وینکٹ کرشنن۔

اے وی وشونا تھ شاستری اور ایس وینکٹ کرشنن، دخل انداز نمبر 1 (امبرٹیزز ایسوسی ایشن) کے لیے۔

آرگوپال کرشنن، دخل انداز نمبر 2 اور 3 (آرچنپا اور پی عبدالوہاب) کے لیے۔

12 اگست 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جے کپور جسٹس:- یہ مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے جس میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست کی اجازت دی گئی ہے۔ وہاں جو سوال اٹھایا گیا وہ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 (1939 کا ایکٹ IX) کے تحت اپیل نمبر 2، ڈپٹی کمشنر سیلز ٹیکس آفیسر، سائڈاپیٹ کے ذریعہ سیلز ٹیکس کی تشخیص کی قانونی حیثیت تھی، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔

مدعا علیہ ایک شراکت والی فرم تھی جو مدراس شہر کے قریب کرومپیٹ میں چمڑے کا کاروبار کرتی تھی۔ تشخیص کے سال سے پہلے، یعنی 1952-53، یہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت لائسنس لے رہا تھا لیکن اس نے تشخیص کے سال کے لیے لائسنس کی تجدید نہیں کی۔ جب اسے واپسی کے لیے بلایا گیا تو اس نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی اس نے 28 فروری

1954 کو اس پر جاری کیے گئے نوٹس پر کوئی اعتراض اٹھایا۔ اس کا تخمینہ ایک لاکھ روپے کے سیلز ٹیکس سے لگایا گیا تھا۔ 10,584 روپے کے کاروبار پر، 4-4-677374 اس نے آرٹیکل 226 کے تحت اسسمنٹ آرڈر کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دائر کی کہ یہ حکم غیر قانونی تھا اور قانون کے اختیار کی حمایت نہیں کرتا تھا۔ اس دلیل کو ہائی کورٹ نے قبول کر لیا اور درخواست کو اخراجات کے ساتھ منظور کر لیا گیا۔ فیصلے کا نتیجہ یہ ہے کہ مدعا علیہ فرم جو ایکٹ کے تحت لائسنس یافتہ ڈیلر نہیں ہے، کھالوں اور کھالوں میں اپنے لین دین کے سلسلے میں کسی بھی سیلز ٹیکس کی ذمہ دار نہیں ہے۔ اس فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل کنندگان خصوصی چھٹی کے ذریعے اس عدالت میں آئے ہیں۔

ہائی کورٹ میں مدعا علیہ فرم کی دلیل اس بات کی نشاندہی کرتی ہے۔ دفعہ 5 cl. (vi) ایکٹ کے مطابق، کھالوں اور چھپائیں کے سلسلے میں سیلز ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری صرف ایک ہی نقطہ پر ہو سکتی ہے؛ کہ ٹیکس کے اس طریقے کے عمل کو لائسنس یافتہ ڈیلروں تک محدود کرنے کا قاعدہ غیر قانونی تھا اور اس لیے دفعہ 16 (5) مدراس جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اور اینڈ اسسمنٹ) رولز، 1939، جسے اس کے بعد ٹرن اور اینڈ اسسمنٹ رولز کہا جاتا ہے، کالعدم اور غیر فعال تھا اور اس طرح سپریم کورٹ نے وی ایم سید محمد اینڈ کمپنی بمقابلہ ریاست مدراس (1)؛ کہ اس تشریح کو قبول کرتے ہوئے ریاست مدراس نے رول 16 کا cl. (5) بذریعہ جی او 450، ریونیو، مورخہ 26 فروری 1954، یعنی تنازعہ کے تحت تشخیص کے حکم سے دو دن پہلے؛ کہ رول 16 (5) کا ٹرن اور اینڈ اسسمنٹ رولز کی واحد شق تھی جس میں غیر لائسنس یافتہ ڈیلروں کے ذریعے کھالوں اور چھپائیں کی فروخت کے سلسلے میں متعدد ٹیکس عائد کیا گیا تھا اور یہ کہ اس اصول کی منسوخی کے بعد سیلز ٹیکس کا نفاذ غیر قانونی تھا اور ٹیکس قانون کے اختیار کے بغیر تھا۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ ایکٹ کے تحت ٹیکس اسکیم میں، چھپائیں اور کھالیں، بین الاقوامی مارکیٹ میں ان کی اہمیت کی وجہ سے، کے براہ راست آپریشن سے خارج کر دیا گیا تھا۔ دفعہ 3 (1) ایکٹ کا جو عام عائد کنندہ دفعہ تھا اور جسے یکہ نقطہ ٹیکسیشن کے تحت خصوصی تحفظ دیا گیا تھا۔

(1) 1954] ایس سی آر-1117-

لہذا، دلیل یہ تھی کہ چھپائیں اور کھالوں کی فروخت کے معاملے میں عام شق دفعہ 5 (vi) ایکٹ کا لاگو نہیں ہوتی تھی اور ٹیکس کے لیے ایک خصوصی قاعدہ مقرر کیا گیا تھا۔

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ چھپائیں اور کھالوں کے معاملے میں "بائیز" جو رقم دفعہ 3 عائد کرتا ہے وہ دفعہ 5 کے قانون کا تابع ہے اور لائسنس یافتہ چھپائیں اور کھالوں کے نسبت ٹرن اور اینڈ اسسمنٹ رولز کا رول 16 ٹیکس عائد کنندہ قانون ہے۔"

ہائی کورٹ نے مزید کہا دفعہ 16 (5) ٹرن اور اینڈ اسسمنٹ رولز جس نے لائسنس یافتہ ڈیلروں کو یکہ نقطہ ٹیکس کے فائدے تک محدود رکھا تھا، اس کی خلاف ورزی تھی۔ دفعہ 5 (vi) ایکٹ اینڈ دفعہ 6 اے اس ڈیلر کے معاملے پر لاگو نہیں تھا جس نے کھالوں اور چھپائیں کے لین دین کے لیے لائسنس نہیں لیا تھا اور اس کے علاوہ اگر رول 16 (5) اس کی دفعہ 5 (vi) خلاف ورزی کے طور پر الٹرا وائرس تھا۔ رول 5 مدراس جنرل سیلز ٹیکس رولز (جسے اس کے بعد سیلز ٹیکس رولز کہا جاتا ہے) جس کے تحت یکہ نقطہ ٹیکسیشن کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے لائسنس سے باہر نکلنا بھی الٹرا وائرس ہوگا۔ دفعہ 3 (1) اور دفعہ 5 (vi) کے معنی دینے پر یہ رائے تھی کہ سیلز ٹیکس رولز کے قواعد 5 اور ٹرن اور اور اسسمنٹ رولز کا رول 16 (5) قانون کے خلاف تھا اور دفعہ 6، a، غیر لائسنس یافتہ شخص پر ناقابل اطلاق تھا۔ اس کے نتیجے میں اس نے مدعا علیہ فرم کے تشخیص کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔

اس اپیل کا فیصلہ کرنے کے لیے ایکٹ کی متعلقہ دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے دو جوڑوں کا حوالہ دینا اور ان پر غور کرنا ضروری ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

دفعہ 3 (1) "اس ایکٹ کی دفعات کے تابع، (اے) ہر ڈیلر ہر سال کے لیے اس سال کے اپنے کل کاروبار پر ٹیکس ادا کرے گا؛ اور

(3) ایک ڈیلر جس کا کسی بھی سال میں کل کاروبار دس ہزار روپے سے کم ہے وہ ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت اس سال کے لیے کوئی ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

(4) اس دفعہ اور اس ایکٹ کی دیگر دفعات کے مقاصد کے لیے، کاروبار کا تعین ایسے

قواعد کے مطابق کیا جائے گا جو مقرر کیے جائیں:-

(5) ذیلی سیکشن (1) اور (2) کے تحت جو ٹیکسز تشخیص کئے جاتے ہیں وہ وصول اور جمع اقساط میں اگر کوئی ہے جس کو مقرر کیا گیا ہے جمع اور وصول کیا جائے۔" اس طرح کی پابندیوں اور شرائط کے تابع جو مقرر کی جائیں، بشمول لائسنس اور لائسنس فیس کے حوالے سے شرائط.....

(vi) کھالوں اور چھپائیں کی فروخت، چاہے وہ دبائی شدہ ہو یا غیر دبائی شدہ، سیکشن 3، ذیلی سیکشن (1) کے تحت ٹیکس کا ذمہ دار ہوگا، صرف ایک کے بعد ایک ڈیلروں کے ذریعہ فروخت

کے سلسلے میں ایسے ایک مقام پر جو مقرر کیا جائے۔

6a۔ اگر دفعہ 5 کے تحت مقرر کردہ یا دفعہ 6 کے تحت مطلع کردہ کسی پابندی یا شرائط کی کسی ڈیلر کے ذریعے خلاف ورزی کی جاتی ہے یا ان پر عمل نہیں کیا جاتا ہے، یا اگر اس طرح سے مقرر یا مطلع کردہ کسی شرط کے تحت ڈیلر کے ذریعے لائسنس نکالا یا تجدید نہیں کیا جاتا ہے، یا اگر اس کے ذریعے لیا گیا یا تجدید شدہ لائسنس کی کسی بھی شرط کی خلاف ورزی کی جاتی ہے یا اس کا مشاہدہ نہیں کیا جاتا ہے، تو ڈیلر کی فروخت، جس سال اس طرح کی خلاف ورزی یا عدم تعمیل ہوئی ہے، اس سال کے آغاز سے لاگو ہوتی ہے، اسے دفعہ 3 کے تحت ٹیکس یا ٹیکس میں شمار کیا جاسکتا ہے، گویا دفعہ 5 کی دفعات یا دفعہ 6 کے تحت نوٹیفیکیشن، جیسا کہ معاملہ ہو، اس طرح کی فروخت پر لاگو نہیں ہوا اور اس کے باوجود لائسنس کی تجدید کی جائے گی۔

مدرسہ جنرل سیلز ٹیکس (تبدیلی اور تشخیص) کے اصول۔

قاعدہ 4(1)۔ "ذیلی قاعدہ (2) میں فراہم کردہ بچت کے علاوہ ان قواعد کے مقاصد کے لیے ڈیلر کا مجموعی کاروبار وہ رقم ہوگی جس کے لیے ڈیلر سامان فروخت کرتا ہے۔

(2) ان قواعد کے مقاصد کے لیے کسی ڈیلر کے زیر ذکر سامان کے کاروبار کی صورت میں وہ رقم ہوگی جس کے لیے ڈیلر سامان خریدتا ہے:

(c) ریاست کے اندر لائسنس یافتہ کھال دبائی والے کی جانب سے غیر دبائی شدہ چھائی اور کھالیں لائی جاتی ہے، اور (d) غیر ٹین والی چھپائیں اور کھالیں جو کسی لائسنس یافتہ ڈیلر کے ذریعے ریاست سے باہر درآمد کی جاتی ہیں۔ قاعدہ 15(1) قواعد 6 سے 13 لائسنس یافتہ کھالیں رنگے والے اور دیگر لائسنس یافتہ ڈیلروں پر کھال یا کھال میں ان کے لین دین کے سلسلے میں لاگو نہیں ہوں گے۔ لیکن اس کی دفعات اور مندرجہ ذیل اصول اس طرح کے لین دین کے سلسلے میں ان پر لاگو ہوں گے۔

قاعدہ 16(1) چھپائیں اور کھالوں کے معاملے میں، سیکشن 3(1) کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس اس قاعدے کی دفعات کے مطابق عائد کیا جائے گا۔

(2) کسی لائسنس یافتہ ڈیلر کے ذریعے چھپائیں یا کھالوں میں غیر رنگائی کھالیں یا کھالیں فروخت کرنے پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا سوائے اس مرحلے کے جس پر ایسی کھالیں یا کھالیں ریاست میں ٹینز کو فروخت کی جاتی ہیں یا ریاست سے باہر درآمد کے لیے فروخت کی جاتی ہیں۔

(i) ریاست میں ٹینز کو فروخت ہونے والی تمام غیر ٹینڈ کھالیں یا کھالیں کی صورت میں، ٹینز سے اس رقم پر ٹیکس عائد کیا جائے گا جس کے لیے کھالیں یا کھالیں فروخت کی جاتی ہیں۔

اس کے ذریعے خریدے جاتے ہیں؛

(2) تمام غیر ٹین شدہ کھالیں یا کھالیں جو ریاست میں کسی ٹینز کو فروخت نہیں کی جاتی ہیں لیکن ریاست سے باہر آمد کی جاتی ہیں، ان کے معاملے میں ٹیکس اس ڈیلر سے عائد کیا جائے گا جو آخری ڈیلر تھا جسے دفعہ 3(3) کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ کیا گیا تھا، جو انہیں ریاست میں اس رقم پر خریدتا ہے جس کے لیے اسے خریدا گیا تھا۔

(5) چھلکے یا کھالوں میں لائسنس یافتہ ڈیلروں کے علاوہ ڈیلروں کے ذریعے چھلکے یا کھالوں کی فروخت، سیکشن 3 کی دفعات کے تابع، فروخت کے ہر موقع پر ٹیکس کا ذمہ دار ہوگا۔
سیلز ٹیکس روز کا قاعدہ 5(1) فراہم کرتا ہے: ہر وہ شخص جو.....

(d) کھالیں اور/یا چھپائیں چاہے وہ ٹینز کے طور پر ہوں یا دوسری صورت میں.....،
اگر وہ دفعہ 5 اور 8 میں دی گئی چھوٹ یا دفعہ 6 میں دی گئی یکہ نقطہ ٹیکسیشن کی رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو ذیلی قاعدہ (2) میں مذکور اقتدار کو اپنے ہر کاروباری مقام کے سلسلے میں لائسنس کے لیے فارم 1 میں درخواست جمع کرائے گا تاکہ 15 اکتوبر 1939 کے بعد اس تک پہنچ سکے۔

ایکٹ کے تحت ٹیکس کی اسکیم یہ ہے۔ دفعہ 3 عام چارجنگ سیکشن ہے جس کے تحت ٹیکس ڈیلر کے کاروبار میں مقرر کردہ انداز میں عائد کیا جاتا ہے، سوائے اس کے کہ ایک ڈیلر جس کا کاروبار 10,000 ہزار روپے سے کم ہے۔ سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ ہے دفعہ 3 میں ڈیلر کے کل کاروبار پر مختلف نقات پر کل کاروبار ٹیکس کا تصور کیا گیا ہے۔ دفعہ 5 میں بیان کردہ کچھ مخصوص اشیاء کی سیل تجارت کے معاملے میں مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ یہ سیکشن کچھ مقررہ پابندیوں اور شرائط کے تابع یکہ نقطہ ٹیکس کے لیے فراہم کرتا ہے۔ ذیلی دفعہ (vi) اس سیکشن کے تحت کھالوں اور چھپائیں کی فروخت پر ٹیکس عائد ہوتا ہے۔ دفعہ 3 ذیلی (1) یکے بعد دیگرے ڈیلروں کے ذریعے فروخت کے سلسلے میں ایک ہی مقام پر۔ سیکشن (دفعہ 5) کی زبان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چھوٹ کچھ پابندیوں اور شرائط پر لاگو ہوتی ہے جن میں لائسنس کے حوالے سے شرائط شامل ہیں۔ قاعدہ، جو لائسنسوں سے متعلق ہے۔ رول 5 سیلز ٹیکس کے قواعد کا، جس کا متعلقہ حصہ پہلے

ہی متعین کیا جا چکا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ اگر کوئی ڈیلرز ذیلی دفعات 5 اور 8 یا ٹیکسوں کے حوالے سے رعایت کی چھوٹ اور دفعہ 5 صرف ایک ہی مقام پر، پھر اسے اس اصول کے مطابق لائسنس حاصل کرنا ہوگا۔ اگر پابندیوں اور شرائط پر غور کیا گیا۔ دفعہ 5 قواعد کے ساتھ پڑھیں تعیل نہیں کی جاتی ہے، اس کے نتیجے میں کچھ نتائج سامنے آتے ہیں۔ دفعہ 6(a) ایکٹ جس میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ جہاں کسی مقررہ یا مطلع شدہ شرط میں لائسنس لینے یا تجدید کی ضرورت ہوتی ہے، تب ایسی شرائط یا پابندیوں کی خلاف ورزی کی صورت میں ٹیکس عائد کیا جانا ہے۔ دفعہ 3 جیسے اس کی دفعات 5 اس طرح کی فروخت پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے یہ ایک واضح شق ہے جو کھالوں اور چھپائیں پریسلر ٹیکس کے یکہ نقطہ نفاذ کو لائسنس لینے کی شرط کا مشاہدہ کرنے پر مشروط بناتی ہے۔

درمیان عدم مطابقت کی دلیل رول 16 (5) ٹرن اوور اینڈ اسسمنٹ رولز اور دفعہ 5 (vi) ہائی کورٹ میں جس ایکٹ کو قبول کیا گیا تھا، اسے اس سیکشن کی زبان سے کوئی حمایت نہیں ملتی ہے جو ایک ہی مقام پر کھالوں اور چھپائیں کی فروخت کو ٹیکس کا ذمہ دار بنانے کے لیے ایک رعایتی التزام ہے؛ لیکن یہ، جیسا کہ سیکشن کے ابتدائی الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے، قواعد میں مقرر کردہ پابندیوں اور شرائط کے تابع ہے اور ان شرائط میں سے ایک لائسنس لینا ہے۔ یہ سب رول 16 (5) کیا ان حالات کی عدم پابندی کے نتائج پر زور دینا ہے جو ذیلی دفعات 5 (vi) اور A-6 واضح شرائط میں تجویز کردہ ہیں۔ ہمیں اصول اور ایکٹ کے حصوں کے درمیان کوئی تضاد نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ پیش کیا گیا کہ اس عدالت نے مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے کی اپیل پر فیصلہ دیا تھا۔ رول 16 (5) قانون سے بالاتر ہونا یہ دلیل مدراس ہائی کورٹ کے وی ایم سید محمد اینڈ کمپنی بمقابلہ ریاست مدراس (1) کے فیصلے پر مبنی ہے جس کی اپیل پر اس عدالت (2) نے توثیق کی تھی۔ یہ دلیل معقول نہیں ہے۔ اس معاملے میں، جب یہ مدراس ہائی کورٹ میں تھا، یہ دلیل دی گئی تھی کہ قواعد ایکٹ کی بنیادی پالیسی پر مناسب طریقے سے عمل نہیں کرتے، جس کا مقصد چھلکے اور کھالوں کی قیمت کو عالمی منڈی کے لیے مسابقتی سطح پر رکھنا تھا۔ وہاں یہ دلیل دی گئی کہ کھالیں اور چھپائیں غیر ملکی بازاروں میں بہت زیادہ مانگ والی اشیاء تھیں اور ان کی برآمد ریاست مدراس کی غیر ملکی تجارت کی اہم اشیاء میں سے ایک تھی جس نے "اورام چھال" کی وافر فراہمی کی وجہ سے ٹینگ میں کافی قدرتی فائدہ اٹھایا جو خاص طور پر اس مقصد کے لیے موزوں تھا۔ یہ بھی استدلال کیا گیا کہ غیر ٹینڈ شدہ کھالیں اور چھپائیں مقامی طور پر یا دوسری

ریاستوں سے درآمد کے ذریعے حاصل کی جاتی تھیں اور یا تو ریاست میں ٹینر کی جاتی تھیں یا برآمد کی جاتی تھیں اور اس لیے ٹیکس کی اسکیم ایک ہی مقام پر ٹیکس عائد کرنا تھی، یعنی اس مرحلے پر جب اشیاء کو ریاست میں ٹینڈ کیا جاتا تھا یا ٹیننگ کے لیے بیرون ممالک کو برآمد کیا جاتا تھا۔ اس وجہ سے متعدد ٹیکس غیر مستحکم تھے۔ دفعہ 5 (vi) ایکٹ ایسا لگتا ہے کہ حکومت کی طرف سے اس پر اختلاف نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے یہ قرار دیا گیا تھا کہ رول 16 (5) ٹرن اوور اور اسسمنٹ رولز کا دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ لیکن سوال واقعی

(1) (1952) 3 ایس ٹی سی 367 تھا۔ (2) وی ایم سید محمد اینڈ کمپنی بمقابلہ ریاست آندھرا، [1954] ایس سی آر۔

-1117-

اس مسئلے سے متعلق نہیں جیسا کہ وینکٹا رام آئیر، جسٹس، نے صفحہ 94 پر نشاندہی کی

ہے جہاں انہوں نے کہا:

"اب درخواست گزاروں کی دلیل یہ ہے کہ جہاں غیر لائسنس یافتہ ڈیلروں کی طرف سے غیر لائسنس یافتہ ٹینرز یا غیر لائسنس یافتہ ڈیلروں کو فروخت ہوتی ہے، وہاں متعدد ٹیکس کا امکان ہوتا ہے اور یہ دفعہ 5 (vi) کی خلاف ورزی ہوگی۔ حکومت کی طرف سے یہ تنازعہ نہیں ہے کہ قاعدہ 16 (5) دفعہ 5 (vi) کے منافی ہے۔ اس لیے اسے الٹرا ویرس ماننا چاہیے۔ لیکن اس سے درخواست گزاروں کو کوئی راحت نہیں مل سکتی، کیونکہ وہ سب لائسنس یافتہ ٹینر ہیں اور اس کے آپریشن سے کسی بھی طرح نقصان نہیں ہوتے ہیں۔ قاعدہ 16 (5)۔ یہ درخواست گزاروں کے فاضل وکیل نے تسلیم کیا تھا۔" اس کے بعد اس کیس کو اس عدالت میں اپیل میں لایا گیا اور ایس آر داس، جسٹس (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے مناسب صفحہ "1121 میں مشاہدہ کیا" آخر میں، ماہر وکیل نے زور دیتا ہے کہ قاعدہ 16 (5) واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 5 (vi) کی دفعات کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس ذیلی قاعدے کو ہائی کورٹ نے غیر حد اختیار قرار دیا ہے، اور درحقیقت، مدراس کے ماہر ایڈوکیٹ جنرل نے ہائی کورٹ میں، جیسا کہ ہم سے پہلے تھا، اس بات پر اختلاف نہیں کیا کہ قاعدہ 16 (5) دفعہ 5 (vi) کے منافی تھا۔ تاہم یہ ذیلی قاعدہ صرف غیر لائسنس یافتہ ڈیلروں کو متاثر کرتا ہے اور اپیل کنندگان جو تسلیم کرتے ہیں کہ عارضی طور پر لائسنس یافتہ ڈیلرز اس ذیلی اصول سے متاثر نہیں ہوتے ہیں۔"

اس فیصلے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ قاعدہ کی توہین تنازعہ میں تھی یا عدالت نے خوبیوں پر

اپنی رائے کا اعلان کیا یا ایسا کرنا ضروری تھا۔

اس کے بعد فاضل سالیسیٹر جنرل نے ہمارے سامنے دعویٰ کیا کہ ہائی کورٹ میں دائر اپنے جوابی حلف نامے میں اپیل گزاروں نے اس موقف کو قبول کر لیا ہے کہ قاعدہ 16 (5) ٹرن اور اور اسسمنٹ رولز کا دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ لیکن اس سے معاملہ مزید آگے نہیں بڑھے گا، کیونکہ ایکٹ کی دفعات کی تعمیر معاملہ کو آگے نہیں لے جاسکتا ہے کی یہ دلیل پاسیدار نہیں ہے۔

آندھرا پردیش ہائی کورٹ نے صحیح طور پر اس نظریے کو قبول نہیں کیا کہ قاعدہ 16 (5) یہ قاعدہ سازی کے اختیار سے بالاتر تھا:

سید محمد اینڈ کمپنی بمقابلہ ریاست آندھرا (1)۔ (1) [1956] 7 ایل۔ٹی۔سی۔465، 472 نے بھی یہی نظریہ اختیار کیا۔ ریاست میسور بمقابلہ سروتولا اینڈ کمپنی میں میسور ہائی کورٹ (1)۔

ایکٹ کی متعلقہ دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ چارجنگ دفعہ 3 (1) اور عام اصول ٹیکس ہے۔ ڈیلر کے کل کاروبار پر متعدد نکات پر، لیکن کچھ مخصوص اشیا کی فروخت کی صورت میں رخ بدل دیا گیا ہے اور ایک ہی مقام پر ٹیکس قابل وصول ہے بشرطیکہ لائسنسوں کے حوالے سے کچھ شرائط اور پابندیاں فراہم کی جائیں جن کا تصور دفعہ 5 میں ہے اور قواعد میں طے شدہ تعمیل کی جاتی ہے اور جبکہ قاعدہ 16 (5) ٹرن اور اور اسسمنٹ کے قواعد الٹرا ویرس نہیں ہیں۔ اس کے بعد یہ دعویٰ کیا گیا کہ لائسنس یافتہ ڈیلروں اور ٹینرز کے معاملے میں ایک ہی مقام پر لائسنسنگ اور ٹیکس لگانے اور غیر لائسنس یافتہ ڈیلروں کے معاملے میں متعدد مقامات پر ٹیکس لگانے کی شق آئین کے آرٹیکل 14 کے خلاف ہیں۔ لیکن ہم نے اس نکتے کو لینے کی اجازت نہیں دی کیونکہ یہ ہائی کورٹ میں نہیں اٹھایا گیا تھا اور اس عدالت میں پہلی بار اٹھایا گیا تھا۔ ہماری رائے میں الٹرا ویرس کی نوعیت کے حوالے سے ہائی کورٹ کا فیصلہ قاعدہ 16 (5) اور دفعہ 6 (a) ایکٹ کا ناقابل اطلاق ہونا غلط تھا اور اس لیے اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے، ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جائے اور مدعا علیہ کی درخواست کو مسترد کر دیا جائے۔ مدعا علیہ اپیل گزاروں کے اخراجات اس عدالت اور نیچے کی عدالتوں میں ادا کرے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔